

غزل

یہ قاتلانِ جہاں.....

بے سمت سب مسافتیں ہیں میری زیست کی
جذب و جنون و عشقِ گر ایمان میں نہیں
سایہ فگن ہے اس پہ ہی یہ زر کی کہکشاں
جس کا سودا کوئی کھرا دکان میں نہیں
اب تو مری شناخت بھی ممکن نہیں رہی
میں آپ اپنے چہرے کی پہچان میں نہیں
رہو ہجومِ حرص میں گم ہو کے رہ گئے
منزل کسی کے جیسے کہ دھیان میں نہیں
اوپنچی اڑانیں قصہ پارینہ ہو گئیں
خواہش کوئی پرواز کی اذہان میں نہیں
روشن ہے گرچہ گھر میرا پر دل بجھا ہوا
نورِ بصیرت اب میرے وجدان میں نہیں
قوم کے رہبروں کا ہے یہ سب کیا دھرا
بجز ہراس کچھ میرے مکان میں نہیں
خالد میں اپنے آپ سے کچھڑا ہوں اس طرح
مل پاؤں اپنے آپ کو، امکان میں نہیں
☆.....☆.....☆

وطن کے دشمن۔ چن کے دشمن
یہ قاتلانِ جہاں ہیں جتنے
ان لیروں کو
بھتہ خوروں کو اور چوروں کو
خود فروشوں کو۔ ان بے ہوشوں کو
چوہوں جیسے یہ مال زادے
یہ حال زادے یہ چال زادے
دشمنوں کے ایجنٹ سارے
شریف شہری انھوں نے مارے
میرے وطن کے اے چاند تارو!
شجاع، بہادر اے جاں نثارو
”اک ستاسی“ جہاں بھی ہیں اب
انھیں بھی تم چن چن کے مارو
میرے چن کے اے باغبانو!
دوست، دشمن کو کچھ تو جانو
وطن ہمارا یہ گھر ہے اپنا
خوشی کا دیکھا ہے ہم نے سپنا
یا الہی! کرم تو کر دے
ہمارا دامن امن سے بھر دے

